Kashif Shakeel Salafi

کاشف شکیل

مسئلہ امارت پر

مودودی صاحب سے

دلچسپ مکالمہ

(منقول از اخبار نورِ توحید لکھنؤ)

برائے تحفظ ملتِ سنت جماعت مذہب اہلحدیث

مطبوعہ

منجانب خاکسار سید احمد خادمِ جماعتِ اہلحدیث میسور

در مطبع

الیکٹرک قومی پریس لبے مسجد سٹریٹ معسکر بنگلور

قیمت تین آنے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ امارت پر مودودی صاحب سے دلچسپ مکالمہ

از مولانا حکیم محمد صادق صاحب
سیالکوٹی

(منقول از اخبار "نور توحید" لکھنؤ)

تعارف: ہمارے ہندوستانی "ہمدرد" گرام تو غالباً ہمارے پیش نظر نئے نامہ نگار و مضمون سے نا واقف ہوں گے؟
لہٰذا تعارف کی ضرورت تھی مگر میں خود متحیر ہوں کہ کن الفاظ میں آپ کا تعارف کراؤں؟ جبکہ خود ہی آپ کا مندرجۂ ذیل قابل قدر اور لائق داد و دید ایک مطول و مدلل مضمون کا تحفہ تعارف کرانے کے لئے پیشکش کرنے کا فخر حاصل کر رہا ہوں جو خود بہ مصداق "آفتاب آمد دلیل آفتاب" مجھے قلم فرسائی کی اجازت نہیں دیتا اور بقول شیخ شیرازی رح حقیقت بھی یہی ہے کہ ؎

وصف ترا گر کنند ور نہ کنند اہل فضل
حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را

(مدیر)

مولانا مودودی صاحب نے مراد پور متصل سیالکوٹ میں آ کر چند ماہ قیام کیا۔ ان کی جماعت کا ہفتہ وار اجتماع ہر اتوار کو مبارک پورہ کی مسجد میں ہوتا تھا۔ مودودی صاحب نے بھی اس اجتماع میں آنا شروع کر دیا۔

ان کی جماعت کے تین رکن میرے پاس تشریف لائے اور ایک صاحب نے مجھ سے کہا کہ جماعت (جماعت اسلامی) سے باہر آپ کی زندگی غیر اسلامی اور گناہ کی ہے۔ دوسرے صاحب نے حدیث ذیل کی طرف توجہ دلائی "جس نے اپنے وقت کے امام کو نہ پہچانا اسکی اطاعت نہ کی اور جماعت سے باہر رہا تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے"۔ تیسرے صاحب نے کہا "اگر جماعت اسلامی حق پر ہے تو ہمارے ساتھ شامل ہو جائیے۔ ورنہ ہمیں بھی جماعت سے باہر نکال لیں۔ کہیں ہم گمراہ ہو کر نہ مریں"! پھر انہوں نے مجھے

اس بات پر مجبور کیا کہ میں مسجد مبارک پورہ میں پہنچکر مودودی صاحب کے ساتھ ان کے عقائد وحصول امارت و امامت پر شرعی نقطۂ نظر سے مکالمہ ومناظرہ کروں میں نے ان تینوں بھائیوں کے توجہ دلانے پر ان کے اجتماع مسجد مبارک پورہ (سیالکوٹ) میں حاضر ہوکر بعد نمازِ عصر تقریباً ڈیڑھ سو کے مجمع میں مودودی صاحب کو یوں مخاطب کیا :-

مولانا ! السلام علیکم۔ مودودی صاحب :- وعلیکم السلام

محمد صادق :- آپ کی جماعت اسلامی میں داخل ہونا آپ کی امارت (امامت) کے قبول کو مستلزم ہے ؟

مودودی صاحب :- جی ہاں۔ بغیر قبولِ امارت کوئی شخص رکن جماعت نہیں بن سکتا۔

محمد صادق :- مولانا سنئے ! ایک نوع امامت نماز کی ہوتی ہے۔ ایک ائمہ حدیث وفقہ کی طرح علم کی امامت ہوتی ہے مثلاً امام بخاریؒ۔ امام اعظمؒ۔ ایک امامت سفر کی ہوتی ہے اور ایک امامت امارت جہاد کی ہوتی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ وَیُتَّقٰی بِہٖ (مسلم شریف)

یعنی امام (امیر) ڈھال ہے۔ اس کے ماتحت جہاد کیا جاتا ہے۔ اور اسلام اور مسلمانوں کی دفاع ہوتا ہے"۔ اب آپ فرمائیں کہ آپکی امارت (امامت) علم کی ہے نماز کی ہے، سفر کی ہے، یا جہاد کی ہے ؟ یعنی آپ کی امارت کی نوعیت کیا ہے ؟۔

مودودی صاحب :- آپنے میرا لٹریچر پڑھا ہے ؟

محمد صادق :- جی ہاں پڑھا ہے !

مودودی صاحب :- پھر غور سے پڑھیں جواب مل جائے گا۔

محمد صادق :- تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں۔ آپ خود ہی فرمائیں کہ کیسی امارت ہے آپ کی ؟

مودودی صاحب :- آپ میری کتابیں غور سے پڑھیں لٹریچر سے آپ کو ضرور جواب ملجائیگا۔

محمد صادق آپ زندہ بولنے والے لٹریچر میرے سامنے موجود ہیں۔ خود ہی فرمایئے کہ کیا آپ امام نماز ہیں، امام سفر ہیں یا امام جہاد

مودودی صاحب: میرا قیام ان دنوں موضع
مراد پور (متصل سیالکوٹ) میں ہے۔ آپ
میرے ساتھ مراد پور تشریف لے چلیں
وہاں باتیں کرینگے۔
حاضرین مجلس: ہرگز نہیں۔ جواب عام
مجلس میں دینا چاہئیے تاکہ ہم بھی سنیں۔
محمد صادق: حضرت دو ٹوک بات کریں
کیا نوعیت ہے آپ کی امارت کی؟
مودودی صاحب:۔ اچھا میں وعدہ کرتا ہوں
کہ آئندہ اتوار کو یہیں مسجد میں جواب دونگا عہ
مجلس ختم ہوئی۔ مودودی صاحب تشریف لے
گئے اور لوگ وعدۂ فردا لے کر اپنے اپنے گھروں
کو چل دئے۔
ملاحظہ:۔ مولانا مودودی ۸ ڈسمبر
سنہ ۱۹۴۶ء کو بروز اتوار شہر شام تشریف لیگئے
اور آئندہ اتوار مورخہ ۱۵ ڈسمبر کو حسب وعدہ
جواب دینے کیلئے انہیں مسجد میں آنا چاہئیے تھا
لیکن وعدہ خلافی کرتے ہوئے خود تشریف
نہ لائے۔ بلکہ ایک مرید (انہیں تینوں میں سے ایک)
کو چٹھی دے کر میرے پاس بھیجدیا۔ جو درج
ذیل ہے:۔

مودودی صاحب کی چٹھی

محترمی و مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ!
پچھلے اتوار کو میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا [illegible]
آئندہ اجتماع میں آپ کے سوال کا جواب
عرض کرونگا۔ مگر افسوس کہ ایک نا مناسب صورت
حال ایسی پیش آگئی ہے جسکی وجہ سے میں
(مراد پور سے) کل یا تو شہر نہیں آؤنگا، یا
اگر آیا بھی تو مجھے اتنا موقع نہ مل سکے گا کہ
آپ سے بات کرسکوں۔ اگر آپ اس مسئلہ پر گفتگو
فرمانا چاہتے ہوں تو کسی وقت یہاں تشریف
لے آئیے گا۔ ورنہ کبھی میرا شہر آنا ہوا تو آپ کو
اطلاع کردوں گا۔
خاکسار ابوالاعلیٰ مورخہ ۱۴ ڈسمبر سنہ ۴۶ء

ملاحظہ: مودودی صاحب نے یہ چٹھی مجھے ہفتہ
کے دن بھجوادی اور دوسرے دن موعودہ اتوار
کو آپ شہر تشریف لائے دعوت اڑائی اور
بجائے علانیہ اجتماع کے مسجد کے بند کمرے میں
اجتماع کیا اور سب سے ملے بھی لیکن نہ ملے تو
صرف محمد صادق سے جس سے ملنا اور

عہ غلط ہے سہ نہ خنجر اٹھیگا نہ تلوار ان سے — وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں ۱۲ عفی

جس کو جواب دینا ان پر شرعاً واجب تھا۔

این مطرب از کجاست کہ ساز عراق ساخت
و آہنگ بازگشت زراہ حجاز کرد

مریدوں کی ٹکر روشنک

اسکے بعد مورخہ ۱۷ دسمبر بروز منگل رات کے نو بجے مودودی صاحب کے پھر وہی تین مرید پھر میرے پاس تشریف لائے میں نے ان سے پوچھا وہ کونسی نامناسب صورت حال مودودی صاحب کو پیش آئی تھی جسکی وجہ سے وہ اپنا وعدہ پورا نہ کر سکے۔ انھوں نے کہا آپ سے ہمارے دیرینہ برادرانہ تعلقات چلے آرہے ہیں اور آپ ایک مخلص عالم دین ہیں اسلئے آپ سے سچ سچ عرض کرتے ہیں کہ مولانا مودودی در اصل بڑے مجمع میں مناظرہ کرنے سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ خیال ظاہر فرمایا کہ آئندہ اتوار تک شہر میں مناظرے کا عام چرچا ہو جائے گا اور لوگ کثرت سے اکٹھے ہو جائیں گے، اس لئے بجائے عام مجمع کے تنہائی میں گفتگو ہونی چاہیئے۔

مسئلہ امارت کی تفہیم

پھر وہ مرید کہنے لگے، اچھا ہمیں مسئلہ امارت سمجھا دیجئے۔ میں نے کتاب و سنت سے یہ بات ثابت کردی کہ جو امیر یا امام بیت المال قائم کرنے کا مجاز ہوتا ہے، دار الاسلام بروئے شرع اس امیر کا صحیح ہو سکتا ہے صرف اس امیر کی اطاعت واجب ہوتی ہے جس کے پاس امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کیطرح حکومت ہو۔ سیاست ہو۔ کفار کے ساتھ ضرورت کے وقت جنگ کرے۔ اسلامی لشکر اور فوجیں رکھتا ہو۔ حدود شرعیہ کا نفاذ کر سکتا ہو۔ لوگ اسکی سطوت اور ہیبت سے خوف کھاتے ہوں اور وہ اسلام، شعائر اسلام اور مسلمانوں کو کفار کی یلغار سے بچانے کے لئے دفاعی طاقت رکھتا ہو، ایسے امیر (خلیفہ، والی، امام) کی اطاعت معروف میں واجب ہوتی ہے۔ ایسا امیر جب اسلامی جہاد کے لئے بلائے تو اس کے مجاہدین کی جماعت سے باہر رہنا جاہلیت ہے اور اسکے برعکس جو ان اوصاف و شرائط سے عاری ہو، صاحب سیف و سیاست نہ ہو۔ لا اینڈ آرڈر نہ رکھتا ہو۔ بلکہ طاغوت (انگریز) نے اس کو راشن کارڈ دیکر راتب بندی کردی ہو۔ ایسا شخص اگر دار الاسلام بنائے

بیت المال قائم کرے خلفائے راشدین کی طرح
اپنی اطاعت واجب قرار دے تو اسکی بیعت
ناجائز، امارت باطل اور دارالاسلام بنانا
اسلام کے ساتھ مذاق کرنا ہے!

مکالمہ ضرور ہونا چاہئیے

یہ مرید حضرات مسئلہ کی حقیقت
خوب سمجھ گئے اور کہنے لگے کہ مولانا مودودی
سے ان کی امارت کے مسئلہ سے تعلق مناظرہ
ومکالمہ ضرور ہونا چاہئیے۔ اگر مودودی صاحب
ان تمام سوالات اور اعتراضات متعلقہ
امارت کا معقول جواب قرآن وحدیث سے
نہ دے سکے تو ہم فوراً ان کی اطاعت سے الگ
ہوجائینگے۔ ہماری ہدایت کیلئے آپ مودودی
صاحب سے ایکبار ضرور گفتگو کریں مجمع عام
نہ سہی تو کسی مکان میں ہی مکالمہ ہوجائے۔

مناظرہ کا فیصلہ

پھر مناظرے کیلئے ۱۹ ردسمبر کا دن دوپہر
کا وقت مقرر ہوگیا۔ بنماز ظہر پڑھکر میں مودودی
صاحب کے تجویز کئے ہوئے چودھری عبدالحفیظ
صاحب وکیل کے مکان پر پہنچ گیا (کیونکہ مودودی
صاحب مسجد میں مکالمہ کیلئے ہرگز تیار نہ ہوئے
اور وکیل صاحب کے مکان کو پسند کیا) مودودی
صاحب وہاں تشریف فرما تھے۔ تقریباً چالیس
علم دوست اور شہر کے معزز آدمی سن سنا کر
یہ مکالمہ سننے کو وہاں جا پہونچے۔ بیس بائیس
ارکان اور ہمدرد جماعت بھی موجود تھے
چاردیواری میں بھی پچاس ساٹھ آدمیوں
کا مجمع ہوگیا۔

میری تمہیدی تقریر

میں نے مولانا مودودی اور اہل مجلس کی
خدمت میں سلام مسنون عرض کرنے کے بعد
خطبۂ مسنونہ کھڑے ہوکر پڑھا اور دس منٹ
تک تمہیدی تقریر کی جس کا ملخص درج ذیل ہے
حضرات! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے میں تمہیں روشن میدان میں چھوڑ رہا
ہوں۔ جہاں شکوک وشبہات کا اندھیرا نہیں
اس میدان کی رات بھی اسکے دن کی طرح روشن
ہے تمہیں حق بھی دے کر چلا ہوں۔ اگر آئندہ یہاں
تمہیں کسی امر میں اختلاف ہو تو میری
سنتوں پر فیصلہ کرلینا۔ (استفادہ از کتب احادیث)

پھر میں نے آیات ذیل پڑھیں وما کان
لمؤمن ولا مومنة - الآیہ یعنی جب خدا بذریعہ
قرآن اور اس کا رسول بذریعہ حدیث کسی امر کا
فیصلہ کر دیں۔ تو پھر کسی مومن مرد اور مومن عورت
کو سوائے تسلیم کے) کچھ اختیار باقی نہیں رہ جاتا۔"

دوسری آیت بخلا وربک لا یومنون
الآیہ یعنی قسم ہے مجھے تیرے رب کی اے نبی صلعم
یہ لوگ ہرگز ایمان دار نہ ہوں گے اخواہ زبان
سے کتنا ہی ایمان کا دعویٰ کریں) یہاں تک کہ
اپنے جھگڑوں میں تجھے حکم اور منصف نہ بنالیں
پھر تیرے فیصلے پر اپنے دل میں کچھ بھی تنگی محسوس
نہ کریں - اور سر تسلیم خم کر دیں"۔

مودودی صاحب اور سب حاضرین بغور سُن
لیں کہ جب خدا اور رسول کسی جھگڑے کو چکا
دیں اور فیصلہ کر دیں تو پھر جو کوئی یہ کہے میں
سوچ لوں۔ غور کر لوں، صلاح لے لوں، مشورہ
کر لوں، یاد رہے کہ وہ مسلمان نہیں رہے گا۔
یہاں امارت مودودی کا جھگڑا درپیش ہے۔
حاضرین میں سے جو شخص فیصلہ رسول سن کر فوراً
عملی طور پر قبول نہ کریگا اُسے اپنے ایمان کی
خیر منانی چاہیئے۔

مودودی صاحب سے مکالمہ

محمد صادق :- مولانا میں پھر اسی سوال کا
اعادہ کرتا ہوں جو مسجد مبارک پورہ میں گیا
تھا اور جو گیارہ یوم سے تشنہ جواب ہے کہ آپ کی
امارت یا امامت کی نوعیت کیا ہے ؟ امامت
نماز ہے، امامت سفر ہے، امامت علم ہے، یا
امامت جہاد ہے ؟ واضح رہے کہ امامت
جہاد (امامت کبریٰ) کی پہچان کیلئے میں پھر وہی
حدیث پڑھتا ہوں جو مسجد مبارک پورہ میں
پڑھی تھی۔ سنیئے انما الامام جنة
یقاتل من ورائه ویتقی به ___

امام (جہاد کا امام) سپر ہے اس کے ماتحت
کفار سے جہاد کیا جاتا ہے - اور وہ اسلام
شعار اسلام اور مسلمانوں کی جان، مال اور
عصمت کیلئے بچاؤ اور دفاع ہوتا ہے"۔

یعنی :- امام جہاد صاحب سیف و سیاست
ہوتا ہے۔ حدود شرعیہ نافذ کرتا ہے دیوانی
فوجداری عدالتیں بناتا ہے۔ لشکر اور فوجیں
رکھتا ہے۔ اسلامی سلطنت کی سرحدوں پر
چھاؤنیاں قائم کرتا ہے۔ شریعت کی طرف سے
ایسے ہی امیر یا امام کو اجازت ہے، کہ

کا انتظام سلطنت کرکے امورِ قائم بیت المال کرکے امورِ سلطنت کا انتظام
کرے جہاد کیلئے مسلمانوں سے بیعت لے۔ ہاں
تو فرمائیے! آپ کیسے امیر ہیں؟

مودودی صاحب :- جو شخص بکھرے ہوئے مسلمانوں
کو اکٹھا کر کے ان کو کتاب و سنت پر چلائے آپ
اس کا کیا نام تجویز کرتے ہیں؟

محمد صادق :- ایسے شخص کو عالم دین اور مبلغ
اسلام کہہ سکتے ہیں مولانا! افسوس۔ گیارہ
روز سے میرا سوال آپ پر دائر ہے۔ آپ جواب
سے بچنے کے لئے مجھے اصل موضوع سے ہٹا کر
اِدھر اُدھر لے جانا چاہتے ہیں لیکن میں ایسی
چال میں نہیں آؤں گا۔ ہمارا موضوع بحث
"امارتِ مودودی" ہے۔ آپ دو اور دو
چار کی طرح صرف یہ بتائیں کہ آپ کی امارت
کی نوعیت کیا ہے؟ اور پھر حدیثِ نبویؐ کے
ساتھ اس نوعیت کو متعین کریں؟

مودودی صاحب :- جسطرح تین آدمی ہوں
اور ایک کو امام بنا کر نماز پڑھ لیتے ہیں۔ چند
آدمی سفر کو جائیں تو ایک کو امیر بنا لیتے ہیں
اسی طرح دین کا کام لینے کے لئے لوگوں نے
مجھے امیر بنایا ہے۔

محمد صادق : تو معلوم ہوا کہ آپ کی امامت
کی حیثیت، امامت سفر یا امامت نماز کی سی
ہے۔ اچھا تو فرمائیے کہ امام نماز بیت المال
قائم کر سکتا ہے۔ دار الاسلام بنا سکتا ہے
جہاد کی بیعت لے سکتا ہے؟

مودودی صاحب :- نہیں!

محمد صادق :- تو پھر آپنے امامت صغریٰ کا
اقرار کرتے ہوئے یعنی اپنی امامت کو سفر او
نماز کی امامت کی مانند تسلیم کر کے کیوں بیت
المال کھول رکھا ہے؟ اپنی اطاعت
اولی الامر کی طرح دوسروں پر واجب کیوں
کہتے ہیں؟ اور مریدوں کو حکم دے رکھا ہے
ان کی زکوٰۃ صرف آپ ہی کے بیت المال
لگ سکتی ہے فرمائیے! کس آیت یا حدیث
کی رُو سے آپ جہاد کی بیعت لیتے ہیں؟
اطاعت خلفائے راشدین کی اطاعت
طرح واجب قرار دیتے ہیں اور بیت المال
اور دار الاسلام قائم کر رکھے ہیں حالانکہ
یہ سب امور ایک صحیح اور واقعتًا کے امی
خلیفہ، والی اور سلطان سے متعلق ہیں

مودودی صاحب : اچھا تو آپ مجھے امام جہ

ہی کہہ لیں!

محمد صادق: میں آپ کو کیسے امام جہاد کہوں؟ جبکہ آپ جہاد نہیں کر رہے ہیں اور پھر انگریزی حکومت کی رعایا کے ایک مجبور و محکوم فرد کو کیسے امام جہاد مان لوں؟ خود ہی فرمائیں؟

مودودی صاحب: ہاں تو میں امام جہاد ہوں (جل جلالہ)

محمد صادق: راشن کارڈ ہاتھ میں پکڑ کر ملازمت (انگریز) کے حضور جاکر.... عرض کرنا۔ یا طاغوت (امام جہاد کو) چائے کے لئے چینی دو! امام جہاد کو کھانے کیلئے آٹا چاہیئے! امام جہاد کو تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا عطا ہو! مولانا! جس طرح دوسرے لوگ انگریز کے حکم کی زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں اُسی طرح آپ بھی اُسی زنجیر میں بندھے ہوئے گزار رہے ہیں فرمائیے کس منہ سے آپ اپنے آپ کو امام جہاد کہتے ہیں؟

مودودی صاحب: اگرچہ مجھے اختیار اور اقتدار حاصل نہیں لیکن ہوں میں امام جہاد اور دعوت ہے میری "اقامتِ دین"۔

محمد صادق: مولانا! سنئے! ایک شخص دیہات میں جاکر کہے میری حیثیت تحصیلدار کی ہیں حکومت نے مجھے تحصیلدار مقرر نہیں کیا، لیکن میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ سرکاری مالیہ مجھے دو۔ فرمائیے اس سہرے پھیر تحصیلدار کو کون مالیہ دیگا؟ اسی طرح جس شخص کو حکومت نے ڈی سی۔ یا ایس۔ پی مقرر نہیں کیا، وہ شخص ان عہدوں کے اختیارات کس طرح استعمال کرسکتا ہے۔ آپ ولی الامر سے نہیں ہیں۔ پھر کس طرح اپنی اطاعت دوسروں پر واجب قرار دیتے ہیں اور بغیر جہاد کئے کس طرح امام جہاد بنتے ہیں؟

مولانا! مکالمہ شروع ہوئے ایک گھنٹہ کے قریب ہونے کو ہے۔ میں نے آپ کی زبان سے نہ کوئی آیت سنی ہے اور نہ کوئی ائمہ حدیث و فقہ کی تصریح۔ اب میں آپکی زبان سے آپکی امامت جہاد کے ثبوت میں کوئی دلیل شرعی سننا چاہتا ہوں فرمائیے؟ کیسے ہیں آپ امام جہاد انما الامام جنة کی حدیث مستحضر رہے۔ جو امام جہاد سے متعلق ہے؟

مودودی صاحب: اچھا میں امام جہاد کے الفاظ واپس لیتا ہوں (پچاس ساٹھ آدمیوں نے

مودودی صاحب کے یہ الفاظ سنے جو ابتک گواہ ہیں۔ تاکہ امارت کے خاتمہ کے ساتھ اطاعت کا

محمد صادق جب آپ نے امام جہاد کے الفاظ واپس لئے تو مطلب یہ ہوا کہ قیام بیت المال بھی باطل ہے آرزوئے قیامِ دارالاسلام بھی ختم ہوا۔ اور امارت کی اطاعت کا وجوب بھی ناجائز ٹھہرا اور آپ کی حیثیت ایک عالم اور مبلغ کی ہو گئی، جیسے اور دوسرے علماء ہیں لہٰذا بیعتِ جہاد بھی لاشئ۔

مودودی صاحب بیعت تو ہم کچھ ایسی ویسی نہیں لیتے صرف اقرار کراتے ہیں کہ دین کی خدمت کرنی ہوگی، اچھا آپ اسے بیعت ہی کہہ لیجئے۔

محمد صادق: مولانا کتاب "دستور جماعت اسلامی" میں تو آپ نے لکھا ہے 'جان'، 'مال'، 'اولاد'، 'خویش'، 'اقارب' سب جماعت کے حوالے کر دینا ہوگا۔ (امیر کے ہاتھ پر) یہی تو جہاد کی بیعت ہے' اور ایسی جہاد کی بیعت تو از روئے اسلام صرف امام ریاست ہی لے سکتا ہے جس کے ہاتھ میں اقتدار اور حکومت ہو۔ فوج اور سپاہ ہوں۔

کون سا امیر واجب القتل ہے؟

حضرت مولانا! اب آپ کو امارت ترک کر دینی چاہیئے اور جماعت کا صدر کہلانا چاہیئے، وجوب بھی ختم ہو جائے اور اگر آپ اب بھی امیر جماعت ہی ہیں تو سنئے مشکوٰۃ کتاب الامارت میں حدیث ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ جب ایک امیر چن لیا جائے پھر اس کے ہوتے ہوئے اگر کوئی اور امیر کھڑا ہو تو پہلے امیر کو چاہیئے کہ دوسرے کو قتل کر دے"۔

حضرت مولانا! میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ اس وقت ملک میں متعدد امارتیں موجود ہیں۔ مرزا البشیر الدین قادیانی امیر جماعت۔ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہوری۔ علامہ عنایت اللہ صاحب امیر جماعت خاکسار۔ اور آپ امیر جماعت اسلامی اور ان کے علاوہ اور بھی کئی امارتیں ہیں۔ فرمائیے ان میں سے کونسی امارت برحق ہے۔ اور بحکم حدیث کون کون سا امیر گشتنی اور گردن زدنی ہے؟ کیونکہ دارالاسلام اور بیت المال رکھنے والی حدیث شریف کی رو سے تو صرف ایک ہی واجب الاطاعت امارت ہو سکتی ہے؟

مودودی صاحب! معاف فرمائیے! میرے پاس جواب نہیں ہے۔

ملاحظہ:۔ سارے مجمع نے یہ الفاظ مودودی صاحب

کی زبان سے سنے۔ لوگ آج تک اس مکالمے کے مصدق اور گواہ ہیں۔ اور یہ روداد مکالمہ مقامی طور پر چھپ کر تقسیم بھی ہو چکی ہے جس پر حاضرین مجلس کے دستخط بھی ثبت ہیں ؎

زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہِ کنعاں کا
ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں

جماعت اہلحدیث کا احیا اور اسکے اسباب

۱۵ راگست ۱۹۵۱ء کے معزز اخبار الحدیث دہلی میں مندرجہ بالا عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے اسے میں نے بغور پڑھا۔ میں حیران ہوں کہ اسے تعمیری مضمون سمجھوں یا تخریبی یہ مضمون مولوی عبد اللہ اہلحدیث کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ مگر بعد تحقیقات میں اس نتیجہ پر پہونچا کہ ؎

کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں
چرخ کو کب سے سلیقہ یہ ستم گاری میں

مجھے تعجب ہے کہ جو صاحب اپنے کسی خاص مشن کی تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ٹٹی کی آڑ سے شکار کیوں کھیلتے ہیں۔ اور کھل کے سامنے کیوں نہیں آتے اور غریب جماعت اہلحدیث اور مذہب اہلحدیث پر معصوم و نافہم طلباء کے نام سے حملے کیوں کرتے ہیں؟ میں ناظرین سے سفارش کروں گا کہ وہ ۱۵ راگست کے پرچہ اہلحدیث میں مندرجہ بالا عنوان کے مضمون کو بغور پڑھیں اور خدارا بتلائیں کہ اس مضمون سے جماعت اہلحدیث سے جمود کے دور کرنے اور ترقی کے ذرائع بتلانے کی کوشش ثابت ہوتی ہے یا مذہب اہلحدیث کی تنقیص و تردید ثابت ہوتی ہے۔ حقیقت امر یہ ہے کہ اس مضمون سے مجھے مودودیت کی تبلیغ کی بو آتی ہے اس لئے کہ اس میں وہی باتیں کہی گئی ہیں جو نام نہاد جماعت اسلامی والے اور مودودی حضرات کہا کرتے ہیں مثلاً تحریک اقامت دین اور زندگی کے ہر گوشہ میں کتاب و سنت کے مطابق عمل کرنا اور ہر قسم کی قومی وطنی اور دوسری تحریکوں سے علیحدہ رہنا اور امیر کے ماتحت ہونا اور پرجوش نوجوانوں کی ایک جماعت قائم کرنا اور ہر امر میں سنت سنت کی چیخ پکار نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہی مودودی صاحب نے کہا ہے اور یہی مودودی حضرات کہا کرتے ہیں اور اسی کا اعلان ہندستان کی جماعت اسلامی کے قیم صاحب نے اخبار قومی آواز لکھنؤ مجریہ ۱۹ راگست ۱۹۵۱ء میں کیا ہے (اس کے متعلق بھی میں نے ایک نوٹ لکھ کر اخبار مذکور کو بھیجدیا ہے) ہر شخص اپنے خیالات میں آزاد ہے اور آزادی سے اپنے خیالات کی تبلیغ کر سکتا ہے مگر اسے اس

عہ یہ ہے منکر اسلام۔ مہدی زمانہ مجدد دین اور نازش ملت و مذہب کا "لاجواب" جواب عجز و بیچارگی جسے بمصداق پیراں نمی پرند و مریداں می پرانند۔ یاروں نے مریدوں نے عقیدتمندوں نے حتیٰ کہ لوگ فنا رعلمائے اہلحدیث نے عرش اعظم تک اڑا دیا بلکہ یہاں تک غلو گوئی کی کہ حافظ ابن قیم رح کے بعد سے آج تک کوئی مجدد دین مودودی جیسا پیدا ہی نہیں ہوا (مع جلالہ)، ہر دو عالم قیمت خود گفتہ، نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ مودودی صاحب کی کس ادا پر یہ لوگ اسقدر لٹو ہوئے ہیں۔ بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا - جو چیرا تو اک قطرہ خوں نکلا ۱۲ عقیل